سوال

(189) نماز عید کی تکبیرات میں رفع الیدین کا ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عیدین کی تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین کرنا حدیث سے ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صلوۃ العید کی تکبیرات زوائد میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

دلیل نمبر ۱ : جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :

يَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔ (سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۷۲۲ رقم ۷۲۲، والبغوی فی شرح السنة : ج ۳ ص ۲۲ وسنن دار قطنی : ج ۱ ص ۲۸۸)

''رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے ہر تکبیر پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے حتی کہ آپ کی نماز ختم ہوجاتی۔''

شرح السنہ کے محقق نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہیں۔ بقیہ صحیح مسلم کا راوی ہے ار مختلف فیہ ہے۔ حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے کہا :

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ فِيمَا سَمِعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ وَقَالَ إِذَا قَالَ ثَنَا وَنَا فَهُوَ ثِقَةٌ۔

''بقیہ کو ثقہ قرار دیا ہے جب وہ ثقہ راویوں سے سماع کی تصریح کرے۔''

نسائی نے کہا جب وہ حدثنا و اخبرنا کہے تو ثقہ ہے۔ (الکاشف ۱ ۱۰۶ رقم ۶۲۶)

بقیہ نے اپنے استاد الزبیدی سے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ الزبیدی کا پورا نام محمد بن الولید بن عامر ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیھقی ۲ ۸۳)

الزبیدی صحیحین کا راوی ثقہ ثبت من کبار اصحاب الزہری تھا۔ (تقریب التہذیب : ص ۳۲۲)

بقیہ اگر سماع کی تصریح کرے تو ناصر الدین البانی بھی اسے صدوق وحسن الحدیث تسلیم کرتے ہیں۔ (دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۸۰۲، ۷۳۰، ۶۴۸، ۶۲۱، ۴۶۰۱)

بقیہ سے یہ روایت محمد بن المصفی الحمصی اور ابو عتبہ احمد بن الفرج نے بیان کی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصفی بن صدوق لہ اَوھام وکان یدلس۔ (تقریب: ص ۳۱۹)

''سچا تھا، اسے اوہام ہوئے ہیں اور وہ تدلیس کرتا تھا۔'' (یادرہے کہ اس روایت میں اس نے سماع کی تصریح کی ہوئی ہے، لہٰذا تدلیس کا الزام مردود ہے)

احمد بن الفرج مختلف فیہ راوی ہے، بعض نے کذاب اور بعض نے ثقہ کہا۔ مگر ناصر الدین البانی نے اسے حافظے کی وجہ سے ضعف اور صدق میں غیر متہم قرار دیا اور کہا فَمِثْلُهٗ يُسْتَشْهَدُ بِهٖ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ یعنی اس کی روایت شواہد میں پیش کی جاتی ہے اور اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ (سلسلۃ الصحیحۃ: ۲/۲۳۶) یہ روایت بھی بطور شاہد ہے کیونکہ وہ اس میں منفرد نہیں ہے بلکہ محمد بن الصفی نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔

دلیل نمبر ۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت میں ہے:

کان رسول اللہ ﷺ رَفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ كَبَّرَهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ، حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتَه۔ (مسند احمد: ۲ ۱۳۴، منتقی ابن الجارود: ص ۶۹ ۱۷۸، سنن دار قطنی: ۱ ۲۸۹)

''رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں رکوع سے پہلے ہر تکبیر کہنے پر رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ آپ کی نماز ختم ہوجاتی۔''

ابن شہاب زہری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ اس کا شاگرد بھتیجا محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن اخی الزہری صحاح ستہ کا راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا الامام العالم الثقۃ الاَمام العالم الثقۃ (سیر اعلام النبلاء: ۸ ۱۹۷) حافظ ابن حجر نے کہا کہ سچا تھا، اسے اوہام ہوئے ہیں۔ (تقریب) ایسے شخص کی روایت جب ثقہ راویوں کے خلاف نہ ہو تو حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ درج بالا روایت اس کا قوی شاہد ہے، لہٰذا ابن اخی الزہری کی بیان کردہ حدیث صحیح لغیرہ (یعنی حجت) ہے۔ (اس سند کے باقی سارے راوی ثقہ ہیں)

ان دونوں حدیثوں کا صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ ردوع سے پہلے جو تکبیر بھی کہی جائے (بشرطیکہ اس تکبیر کا ثبوت سنت سے ملتا ہو) ہر تکبیر میں رفع الیدین کرنا سنت ہے۔ چونکہ عیدین کی نماز میں رکوع سے پہلے تکبیرات زائدہ میں رفع الیدین کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ غلط اور بلا دلیل ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی نے ہماری پیش کردہ دلیل نمبر ۲ کو سند صحیح علی شرط الشیخین تسلیم کر کے یہ تاویل کی ہے اس حدیث کا سیاق فرض نماز ہے جس میں عید کی تکبیرات زائدہ کا ذکر نہیں ہے (ارواء الغلیل ۳ ۱۱۳ رقم ۶۳۰) حالانکہ یہ رتاویل انتہائی کمزور وفاسد ہے۔

۱۔ اکثر اصولیین کا قول ہے کہ اَلْعِبرَةُ بِعُمُومِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوصِ السَّبَب (فتح الباری بحوالہ توجیہ القاری: ص ۸۱ للشیخ ثناء اللہ الزاھدی)

(یعنی اعتبار عمومی الفاظ کے ساتھ ہے نہ کہ خصوصی الفاظ کے ساتھ۔

۲: اس عموم کے خلاف کوئی دلیل بھی موجود نہیں ہے جب کوئی مخصص نہ ہو تو عموم پر عمل لازمی ہے (دیکھئے: توجیہ القاری ص ۷۹)

۳: بیہقی اور ابن المنذر نے یہ حدیث عیدین کی تکبیرات کے سلسلہ میں بطور حجت پیش کی ہے۔ (تلخیص الحبیر ۸۶ ۲) ان دو قابل اعتماد اماموں کے مقابلے میں البانی کی تاویل مردود ہے۔

علامہ البانی نے جعفر بن محمد الفریابی کی احکام العیدین (ص ۸۳) سے مالک بن انس کا قول نقل کیا ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرو، مگر اس کے ثبوت مجھے کچھ بھی معلوم

نہیں۔ (ارواء الغلیل ۳ ۱۱۳ وقال رواہ القریابی (۳ ۱۳۶) بسند صحیح عند الولید۔)

اس قول کا مفہوم یہ ہے کہ رفع الیدین کرو میں نے اس کی حمایت میں سنا ہے۔ معاذاللہ! اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ رفع الیدین کرو مگر اس کے ثبوت میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اس کی تشریح سے مالک رحمہ اللہ پر الزام آتا ہے کہ ایک بے ثبوت بات پر عمل کرنے کا انہوں نے کیوں حکم دیا؟

اگر فرض کریں کہ اس کا وہی مفہوم ہے جس کی طرح البانی نے اشارہ کیا ہے تو یہ بھی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جو بات مالکؒ کے علم میں نہ ہو وہ حجت نہیں ہوتی۔ خود احکام العیدین للفریابی (ص ۱۸۲) پر باسند صحیح محدث شام اوزاعی سے ان تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کا حکم ثابت ہے بلکہ یہی قول عطاء تابعی کا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳ ۲۹۷ واسنادہ صحیح۔)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص550

محدث فتویٰ